پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری پیغمبر ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی کو منصب نبوت سے سرفراز نہیں کیا جائیگا۔ ختم نبوت کے عقیدہ کو قرآن کریم کی تقریباً ۱۰۰ آیات مبارکہ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تقریباً ۲۱۰ احادیث مبارکہ میں واضح طور پر بیان کر دیا گیا ہے۔

جو بھی شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ قرآن وحدیث اور اجماع امت کی رُو سے جھوٹا، کذّاب، مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

نبوت کے ایک جھوٹے دعویدار اسود عنسی کو قتل کرنے کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فیروز دیلمیؓ نامی صحابی کو روانہ فرمایا تھا۔ اسی طرح حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور خلافت میں جب مسیلمہ کذاب نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اسکی سرکوبی کے لیے لشکر روانہ فرمایا۔ لشکر اسلام نے مسیلمہ کے لشکر کو شکست دی۔ اس جنگ میں تقریباً ۱۲۰۰ صحابہ کرام اور تابعین شہید ہوئے۔

اسی طرح عبدالملک بن مروان کے دور حکومت میں نبوت کے جھوٹے دعویدار حارث دمشقی کذاب کو سزائے موت ہوئی۔ حاکم عراق محمد خالد بن عبداللہ نے نبوت کے جھوٹے دعویدار مغیرہ بن سعید اور بیان بن سمعان کو سزائے موت دی تھی۔ ہر دور میں نبوت کے جھوٹے دعویداروں کے خلاف امت مسلمہ نے پوری وحدت کے ساتھ اسلام اور مسلمانوں کا دفاع کیا ہے۔ چنانچہ پچھلی صدی میں جب ہندوستان کے قصبہ قادیان میں غلام احمد نامی شخص نے دعویٰ کیا کہ میں مجدد ہوں، پھر کہا کہ میں امام مہدی ہوں پھر کچھ آگے چل کر دعویٰ کیا کہ میں مسیح موعود ہوں، کچھ عرصہ بعد دعویٰ کیا کہ میں ظلی اور بروزی نبی ہوں یعنی مجھ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا سایہ پڑا ہے اور آخر کار 1901ء میں عین محمد رسول اللہ ہونے کا جھوٹا دعویٰ کیا (العیاذ باللہ) تو امت مسلمہ کے تمام مکاتب فکر نے پوری وحدت کے ساتھ اس فتنہ کا مقابلہ کیا اور بالآخر 7 ستمبر 1974ء کو آئین پاکستان کی دفعہ 260 میں شق (2) کے بعد نئی شق (3) درج کی گئی جس میں

خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ پشاور